مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۹ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۹ ماہ ظہور۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو سردرد کی شکایت ہے، احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

تعلیم الاسلام کالج کی ہائکنگ پارٹی پانگی سے بخیریت واپس آگئی ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت شدید زکام۔ نزلہ اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جلد ۳۴ | ۱۰ ماہ ظہور ۱۳۲۵ھش | ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ | ۱۰ اگست ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۸۶

احمدی مبلغین افریقہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

از مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم مجاہد نائیجیریا

"الفضل" ۱۵ اپریل ۱۹۴۶ء کے پرچہ میں "افریقہ میں تبلیغ احمدیت کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کی صریح غلط بیانی" کے عنوان سے ایڈیٹوریل شائع ہوا ہے۔ جس میں اہلحدیث ۵ اپریل ۱۹۴۶ء کے حوالہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب کے حسب ذیل الفاظ نقل کئے ہیں۔

"اسی طرح مرزائیوں کا حال ہے کہ دور دراز ممالک افریقہ وغیرہ میں جاتے ہیں وہاں جا کر لوگوں کے سامنے اسلام پیش کرتے ہیں۔ اور چپکے سے اتنا بھی کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہمارا ایک پیر تھا جس کا نام غلام احمد تھا۔ اس کی وجہ سے ہم احمدی کہلاتے ہیں۔ اور کوئی زیادہ بات نہیں۔ بس اتنا کہا۔ تو احمدیت کی تعلیم تمام ملکوں میں پھیل گئی؟"

مولوی صاحب کے اس بیان کے متعلق اظہار حقیقت کے طور پر چند سطور حوالہ قلم کر رہا ہوں۔ اور بحیثیت افریقہ کے میدان تبلیغ کا ایک ادنےٰ سپاہی ہونے کے اس موضوع پر قلم اٹھانا میرا فرض ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے نہ تو افریقہ میں کبھی قدم رکھا نہ افریقہ کے لوگوں سے بالمشافہ گفتگو کی۔ اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے ان علاقوں میں احمدیت کو قبول کیا۔ یا جو ابھی تک اس نور سے منور نہیں ہوئے کبھی ملے اگر ان کو ایسی گفتگو یا ملاقات کا موقعہ مل سکتا تو وہ سمجھ سکتے کہ خدام مسیح موعود علیہ السلام ان علاقوں میں کیسی کھلی کھلی تبلیغ کر رہے ہیں اور امام وقت کی شناخت کروانے کے اہم فریضہ کو سرانجام دے رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے مبلغین کی ان تھک کوششوں کے باعث مغربی افریقہ اب تمام مراحل طے کر چکا ہے۔ جو محض پیغام پہنچانے کے فریضہ تک ضروری ہوتے ہیں۔ بلکہ ان منازل کو بسرعت طے کرتا ہوا دنیا کا یہ حصہ احمدیت کی قبولیت میں نمایاں حصہ لے چکا ہے اب یہاں کے تقریباً ہر ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ اور یہ امر قابل غور ہے۔ کہ اگر ان لوگوں کو صرف یہی کہا جاتا۔ کہ "ہمارا ایک پیر ہے۔ تو ان لوگوں کو اس سلسلہ میں داخل ہونے کی طرف توجہ کیونکر پیدا ہو سکتی تھی۔ آخر ایک سمندر پار ہزاروں میل کی دوری پر بسنے والے پیر میں کونسی ایسی کشش ہو سکتی ہے کہ لوگ اپنے خاندانی تعلقات کو خیرباد کہہ کر اور اپنی رسوم و رواج پر لات مار کر اس کے ہمنوا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک کوئی ٹھوس چیز پیش کی جائے۔ ایک رواجی سلسلہ سے منقطع ہو کر دوسرے سلسلہ میں داخل ہونا ممکن نہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہاں احمدیت کی ترقی کا انحصار ہی اس بات پر ہے۔ کہ احمدیت کو صحیح رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ احمدیت کی حقیقی تعلیم کو جو در اصل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام ہی کی تعلیم ہے پیش کیا جا رہا ہے۔ اور اس زمانہ کے محسن حضرت احمد علیہ السلام کے وجود کو حضور کے دعاوی کو اور حضور کی پُر معرفت تفاسیر و تشریحات کو پیش کئے بغیر آج یہ ممکن نہیں کہ اسلام کے چہرہ کی درخشانی کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ پس مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ صرف یہ کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ ہمارا ایک پیر تھا۔ جس کا نام غلام احمد تھا۔ اور اس کی وجہ سے ہم احمدی کہلاتے ہیں۔ اور کوئی زیادہ بات نہیں" محض ایک دروغ بیانی ہے پھر جیسا کہ "الفضل" نے لکھا ہے۔ اگر صرف ایک پیر ہی کا تذکرہ ہے۔ تو یہ مظالم کیوں توڑے جا رہے ہیں۔ اور مخالفین سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے والوں کو ظلم و ستم کا تختہ مشق کیوں بناتے ہیں۔ جب ہماری تبلیغ میں اور دوسرے مسلمانوں کے عقائد میں کوئی فرق نہیں تو آئے دن احمدیوں پر اتنی سختیاں کیوں ہوتی رہتی ہیں۔ زبانی تبلیغ کے علاوہ تحریری تبلیغ بھی وضاحت سے کی جاتی ہے۔ مولوی صاحب جانتے ہیں۔ کہ وفات مسیح اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبوت کے دروازے کو کھلا ماننا احمدیوں کے خاص عقائد ہیں۔ ان دونوں عقائد کی (معہ دیگر تمام عقائد کے) خدا تعالےٰ کے فضل سے پورے زور کے ساتھ تبلیغ کی جاتی ہے۔ نائیجیریا میں جو لٹریچر شائع ہوتا رہا ہے۔ اس میں مختلف پہلوؤں سے ان امور پر بحث کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک ٹریکٹ شائع کیا گیا جس کا نام ہے "Jesus has come" اس میں پوری وضاحت کے ساتھ عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کیا گیا اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو مسیح موعود مہدی معہود اور نبی آخر الزمان کی حیثیت میں پیش کیا گیا ہے۔ لیکن مولوی صاحب گھر بیٹھے ہی بتا رہے ہیں کہ افریقہ میں کیا ہو رہا ہے۔ حال ہی میں گولڈ کوسٹ میں ایک ٹریکٹ شائع کیا گیا۔ جس کا عنوان ہے Did Jesus die on the Cross اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر سے زندہ بچا لئے گئے تھے۔

اس ضمن میں بعض دیگر ممالک میں شائع شدہ لٹریچر کی طرف بھی اشارہ کئے دیتا ہوں۔ یہ محض مشتے نمونہ از خروارے کا مصداق ہے۔ لنڈن مشن نے جنگ سے قبل The Tomb of Jesus ایک پمفلٹ ایک لاکھ کی تعداد میں شائع کیا۔ اسکے بعد ایک کتاب "عیسےٰ علیہ السلام کہاں فوت ہوئے" کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ جسنے انگلستان کے مذہبی حلقہ میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ وہیں سے ایک کتاب Islam بھی شائع کی گئی۔ جسمیں ایک باب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے۔ امریکہ میں کتاب Tomb of Jesus شائع کی گئی۔ بلاد عربیہ میں متعدد دیگر کتب کے علاوہ اعجب الاعاجیب فی نفی الاناجیل لموت المسیح علی الصلیب اور التأویل الصحیح وابطال عقیدۃ نزول المسیح الناصری من السماء من حیث الاناجیل کتب شائع کی گئیں۔ جن میں

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا
ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر

برطانیہ کی داخلی سیاست کا سب سے اہم انسان مسٹر مارسین

مشہور امریکن میگزین کا تبصرہ

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد امریکہ

(۱)

ایک سال قبل برطانوی سیاست میں ایک ایسا آتش فشاں زلزلہ آیا جس نے ساری دنیا کو حیران کر دیا۔ دنیا کے لئے انگلستان کی لیبر پارٹی کی انتخابات میں کامیابی ایک غیر معمولی اور غیر متوقع امر تھا۔ بظاہر اسباب اس توقع کے خلاف تھے۔ مگر عالم الغیب ہستی نے کئی ماہ قبل مستقبل قریب میں ہونے والے واقعہ کی خبر سیدنا حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دی۔ جسے حضور نے اس وقت خطبہ میں بیان فرما دیا جبکہ ابھی برطانیہ میں انتخابی ہلچل شروع نہ ہوئی تھی۔ یک بیک بساط پلٹی۔ لیبر پارٹی نے مخلوط گورنمنٹ کے ساتھ مل کر کام کرنے سے بے اطمینانی کا اظہار کیا۔ مسٹر چرچل کو اپنی مقبولیت۔ اپنی جنگی خدمات اور قابلیت پر وثوق تھا۔ اس لئے آپ نے پارلیمنٹ کے نئے انتخابات کے لئے ایسی قریبی تاریخوں کا اعلان کیا کہ درمیانی عرصہ میں مخالف پارٹیوں کو پروپیگنڈے کا زیادہ موقع نہ مل سکتا تھا۔ سیاست دانوں نے کہا کہ ان حالات میں اگر مسٹر چرچل کی پارٹی کی تعداد پہلے سے کم بھی ہو جائے تو بھی اکثریت ان کی ہی رہے گی۔ لیبر پارٹی والوں نے یہ سوچنا شروع کیا کہ الیکشن کے بعد کس طرح لبرل پارٹی کے ساتھ مل کر قدامت پسندوں کو شکست دی جا سکے گی۔

(۲)

یہ تو دنیا کے مدبرین کے خیالات تھے مگر آخر مقدر وہی تھا جس کی خبر خدا تعالیٰ نے رویا کے ذریعہ دی تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے رویا میں دیکھا کہ کوئی شخص مسٹر مارسین کہہ رہا ہے کہ آئندہ چالیس سال میں مجھ سے بڑھ کر کوئی نہ ہوگا۔ حضور نے اس کی تعبیر یہ فرمائی کہ چونکہ مسٹر مارسین لیبر پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے اس رویا میں لیبر پارٹی کی کامیابی کی طرف اشارہ ہے۔ اس تعبیر کے عین مطابق یہ رویا پوری شان سے پورا ہو چکا ہے۔ لیکن اس ایک سال کے عرصہ میں مسٹر مارسین کو جو اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ اس کا ذکر اس رویا کی شان کو دوبالا کر دیتا ہے۔

(۳)

امریکہ کے ہفتہ وار ٹائم میگزین کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔ اس میگزین نے اپنے ۲۹ جولائی ۱۹۴۶ء کے پرچہ میں سرورق پر مسٹر مارسین کی تصویر دی ہے۔ اور پھر غیر ملکی اخبار کی ذیل میں لیبر پارٹی کی گذشتہ ایک سال کی مساعی پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر مارسین کے متعلق لکھا ہے:۔

"برطانیہ کے داخلی معاملات میں مسٹر بیون (وزیر خارجہ) کا جواب مسٹر ہربرٹ مارسین ہیں۔ اگرچہ داخلی معاملات کا محاذ برطانوی لوگوں کے زیادہ نزدیک ہے مگر خارجی امور سے کچھ کم اہم نہیں۔ انگریزوں کی زندگی کا معیار بہتوں کے لئے ناقابل برداشت ہو رہا تھا اس کو اونچا کرنے کے لئے لیبر پارٹی نے کیا کیا اور کیا نہیں کیا۔ اس کا سارا صلہ یا الزام مسٹر مارسین کو ملے گا۔ برطانوی ووٹر لیبر پارٹی کی کامیابی کا اندازہ اس بات سے کریں گے کہ مسٹر ہربرٹ مارسین نے ان کے لئے غذا ملبوسات اور تفریح کے سامان کہاں تک مہیا کئے ہیں۔ بہ نسبت اس کے کہ مسٹر بیون کی آواز بین الاقوامی کونسلوں میں کتنی اونچی ہوتی رہی"۔

مسٹر مارسین کے دوہرے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"یہ ایک عملی سیاست دان ہے۔ اعداد و شمار۔ پبلک فنانس اور ٹیکنیکل معاملات میں ماہر! مگر یہ شوخ۔ دلیر یک چشم۔ بکھرے ہوئے بالوں والا انسان خوب سوچ بھی سکتا ہے۔۔۔۔۔ بحث کے میدان میں دار العوام میں مسٹر چرچل کے بعد آپ ہی کا درجہ ہے۔۔۔۔ ہربرٹ مارسین لارڈ پریذیڈنٹ آف پریوی کونسل۔ ڈپٹی پرائم منسٹر۔ لیڈر آف دی ہاؤس آف کامنز برطانیہ کے داخلی منظر پر سب سے اہم انسان ہے"۔

پھر لکھا ہے:۔

"تمام وہ پیچیدہ معاملات جو اور کسی شعبہ میں بالوضاحت شمار نہیں ہوتے وہ سب مسٹر مارسین کرتے ہیں۔ برطانوی سیاست کے نہایت ہی مؤثر اور پیچیدہ نظام یعنی کیبنٹ کی کمیٹیوں کے مرکز میں آپ کا مقام ہے۔ آپ غذا۔ صحت۔ اطلاعات۔ اکنامک پلیننگ۔ سائنس ریسرچ (جس میں اٹامک انرجی شامل ہے) کی جملہ کمیٹیوں کی صدارت کی ذمہ واری ادا کرتے ہیں"۔

(۴)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے رویا کا دوسرا حصہ یہ تھا کہ ممکن ہے کہ مسٹر مارسین سے کوئی اہم کام لیا جائے۔ بعد از جنگ کی نازک زندگی میں متواتر جانی اور مالی قربانیوں کے بعد برطانیہ کے اندرونی معاملات کو جو اہمیت حاصل ہو گئی ہے اسے انگلستان سے چار ہزار میل دور مغرب میں ٹائم میگزین نے شدت سے محسوس کیا ہے۔ اس لئے مسٹر مارسین کا کام اور ذمہ داریاں دور رس نتائج رکھتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ خدا اور مذہب سے دور بھٹکنے والے لوگ کیا اس خارق عادت واقعہ کے بعد بھی رب العلمین کے وجود سے انکار کرتے رہیں گے؟ کاش کہ لوگ سمجھیں کہ وہ ہستی ایک زندہ ہستی ہے اور ہمیشہ اپنے پیاروں کے ذریعہ اپنے وجود کا ثبوت دیتی ہے۔ اس رویا کا وقوع سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بلند روحانی مقام پر شاہد ناطق ہے۔ اور آپ کے خدا تعالیٰ سے قریبی اور مضبوط روحانی تعلق کا واضح ثبوت!

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے واقفین کی امریکہ کو روانگی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے بعض واقفین کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرونی ممالک میں بھجوایا جا رہا ہے۔ میاں محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی انجنیئرنگ ۲۸ جولائی کو کلکتہ سے کیلیفورنیا کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ آپ [illegible] اور انجنیئرنگ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

اب عزیزم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال بی۔ ایس۔ سی ۱۲ اگست بروز دوشنبہ صبح کی گاڑی دارالامان سے روانہ ہوں گے۔ آپ امریکہ میں [illegible] یونیورسٹی میں فارموسیوٹیکل کیمسٹری میں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے۔ روانگی کا تفصیلی پروگرام حسب ذیل ہے۔

۱۲ اگست قادیان سے روانگی برائے لاہور صبح ۶ بجے۔

۱۲ اگست۔ لاہور سے روانگی برائے دہلی ½۸ بجے شام بذریعہ فرنٹیر میل

۱۳ اگست۔ آمد دہلی صبح ۸ بجے۔

۱۴ اگست۔ دہلی سے روانگی برائے بمبئی ۹ بجے شام بذریعہ بمبئی ایکسپریس۔

۲۰ اگست بمبئی سے روانگی بذریعہ جہاز "جنرل گورڈن"

احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں سے اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

خاکسار عبد الاحد فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان

انسپکٹران بیت المال کے دورے

انسپکٹران بیت المال کے گذشتہ سال کے دورے کا گوشوارہ تمام جماعتوں کی آگاہی کے لئے شائع کرنے کا ارادہ تھا اور وہ گوشوارہ اب تیار بھی ہے۔ لیکن یہ گوشوارہ خاصہ لمبا ہے۔ اور الفضل کی ضخامت چونکہ گھٹ گئی ہے اس لئے اس کے شائع نہ کرنے کی اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ انسپکٹران بیت المال کے دورہ کے متعلق جدید قواعد جاری ہونے والے ہیں۔ اور ان

درس الحدیث

فرمودہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

گزشتہ سے پیوستہ

کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ ابن آدم کا ہر عمل اس کے اپنے لئے ہے۔ سوائے روزوں کے روزہ تو میرے لئے ہے۔

یعنی روزہ کی غرض وغایت لقائے الٰہی ہے۔ جیسا کہ سابقہ احادیث اور قرآن مجید کی آیات کی تشریح میں بتلایا جا چکا ہے۔ روزہ کی علت غائی قرب الٰہی کا حصول ہے اس روایت میں بھی یہی غرض وغایت بتلائی گئی ہے۔ اس کے آخری الفاظ میں اس امر کا صراحت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ یعنی روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک وہ خوشی جب روزہ افطار کرتا ہے۔ اور ایک وہ خوشی جب روزہ کے نتیجہ میں اپنے رب کی ملاقات کرتا ہے۔

شدت بھوک اور پیاس میں جو راحت وفرحت انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ وہ ہر روزہ دار جانتا ہے۔ کہ وہ کیا راحت وفرحت ہے۔ اس قسم کی ایک خوشی روزہ کے نتیجہ میں لقائے الٰہی میں اس کے لئے مقدر ہے۔

اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ اسلامی روزہ محض بھوک اور پیاس کا نام نہیں۔ یہ الفاظ اس عمل کی بہت بڑی عظمت پر دلالت کرتے ہیں:۔

اَلرَّیَّانُ لِلصَّائِمِیْنَ۔ ریّان دروازہ (جو جنت میں ہے) روزہ داروں کے لئے مخصوص ہے۔

لفظ ریّان ریّٰ سے مشتق ہے ریّٰ کے معنے سیر ہونا سیرابی ہے۔ ریّان کے معنے سیر۔ سیراب ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا عنوان سے باب قائم کر کے اس کے ماتحت دو حدیثیں نقل کی ہیں پہلے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی اور دوسری ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی۔ دوسری روایت کو پہلی روایت کے تابع رکھا ہے دونوں روایتیں الفاظ میں کم وبیش ہیں۔ مگر مل کر ایک مکمل بات پیش کرتی ہیں۔

پہلی روایت کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے۔ جس کا نام ریّان ہے اس میں سے روزہ دار داخل ہونگے۔ اور ان کے سوا اور کوئی داخل نہیں ہوگا۔ روزہ داروں کو بلایا جائے گا۔ اور وہ اس سے داخل ہونگے۔ اور جب وہ داخل ہو جائینگے تو اسے بند کر دیا جائے گا۔ پھر اور کوئی اس سے داخل نہ ہوگا۔

دوسری روایت میں بھی اس کا ذکر ہے مگر اس میں یہ زیادتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں (ہر چیز کا) جوڑہ خرچ کیا۔ اسے جنت کے (مختلف) دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اور کہا جائے گا کہ اے خدا کے بندے تمہارا یہ عمل بہت اچھا ہے۔ پس اگر وہ اہل نماز میں سے ہوا تو نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ اور اگر وہ اہل جہاد میں سے ہوا۔ تو جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ اور اگر وہ اہل صیام (روزہ) میں سے ہوا تو اسے باب ریّان سے بلایا جائیگا۔ اور اگر وہ اہل صدقہ میں سے ہوا تو صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ ان دروازوں میں سے کسی ایک دروازہ میں سے بلایا گیا۔ تو اس سے مقصد حاصل ہو گیا۔ ضرورت نہیں رہتی کہ سبھی دروازوں سے ہی بلایا جائے۔ مگر کیا کوئی ان تمام دروازوں سے بھی بلایا جائے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی ایسے لوگوں میں سے ہونگے۔ (جنہیں تمام دروازوں سے بلایا جائے گا)۔ یہ دو روایتیں اکھٹی بیان کی گئی ہیں۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کے مخصوص طریق استدلال کے پیش نظر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دونوں روایتوں کی ترتیب میں ایک کو مقدم اور دوسری کو موخر کر کے ان دونوں کے لئے عنوان الریّان للصائمین تجویز کرنے سے یہ سمجھانا مقصود ہے۔ کہ وہ دروازہ جو باقی تمام دروازوں کا قائمقام ہے۔ وہ ریّان دروازہ ہے۔ جو روزہ داروں کے لئے مخصوص ہے۔ یعنی روزہ اپنے معنوں اور اپنی حقیقت کے لحاظ سے وہ عظیم الشان عمل ہے۔ جو تمام نیک اعمال پر حاوی وشامل ہے۔

روزہ کیا ہے؟ یَتْرُکُ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ وَشَھْوَتَہٗ مِنْ اَجْلِیْ۔ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت خدا کے لئے چھوڑ دینا۔ اور انہیں خدا کی مرضی کے ماتحت لے آنا۔

چونکہ سلسلہ جزا وسزا میں مناسبت کا قانون کام کرتا ہے۔ جو شخص اپنے تئیں بھوکا رکھ کر کھانا کھاتا ہے۔ وہ اس شخص کی نسبت بہت زیادہ حظ اٹھاتا ہے جو ابھی بھوک محسوس نہیں کرتا۔ اور کھاتا ہے۔ یہی حال ہے نفس انسان کی دیگر شہوات یعنی خواہشات کا۔ اس لئے جو شخص خدا تعالےٰ کے لئے اپنی خواہشات کو اس کی مرضی کے ماتحت رکھتا ہے اور شیطانی تحریکوں سے متاثر نہیں ہوتا۔ خواہ اسے اپنے تئیں ان خواہشوں کی لذتوں سے کلیۃً محروم ہی رکھنا پڑے۔ تو جیسا اس دنیا میں قانون جزا کے ماتحت ہم روزہ دار کی سیری کی کیفیت مشاہدہ کرتے ہیں۔ اسی طرح اسے جس دروازہ سے جنت کی نعمتوں سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے بلایا۔ اور داخل کیا جائیگا وہ ریّان ہوگا۔ ہر نعمت سے انتہائی حظ اسے حاصل ہوگا۔ اللہ تعالےٰ سورہ ص آیت ۵۰ میں اس سیری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے ھٰذَا ذِکْرٌ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ۔ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَۃً لَّھُمُ الْاَبْوَابُ۔ مُتَّکِئِیْنَ فِیْھَا یَدْعُوْنَ فِیْھَا بِفَاکِھَۃٍ کَثِیْرَۃٍ وَّشَرَابٍ۔ وَعِنْدَھُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ھٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ اِنَّ ھٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَہٗ مِنْ نَّفَادٍ۔ سابقہ انبیاء کا ذکر جو کیا گیا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ جو سلوک ہمارا ان سے ہوا اس سے تم سبق حاصل کرو۔ اور یقیناً اس طرح متقیوں کا بھی نہایت اچھا انجام ہے۔ ان کے لئے دائمی جنتیں ہیں۔ جنہیں داخل ہونے کے لئے تمام دروازے کھلے ہونگے۔ انکی غذا کے لئے پھل بکثرت ہونگے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

بنام

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم ومغفور رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کے گھر کے لوگوں کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالےٰ شفا بخشے آمین ان دنوں میں سرکار کی طرف سے میرے پر بشمولیت محمد حسین ایک فوجداری مقدمہ دائر ہو گیا ہے۔ ایک پیشی ہو گئی ہے۔ اب ۵ رجنوری ۱۸۹۹ء مقرر ہے۔ آجکل ایسے نازک مقدمات میں بغیر وکلاء کے کام نہیں چلتا۔ اس لئے میں نے تجویز کی ہے۔ کہ اپنے چند خاص اور مخلص دوستوں سے خرچہ وکلاء مقدمہ کے لئے مدد طلب کی جائے۔ اس لئے ایسے خوفناک وقت میں آپ کو بھی تکلیف دیتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ ایک خاص مخلص اور دلی اخلاص اور محبت سے معمور ہیں۔ باقی ہر طرح سے خیریت ہے ۃ والسلام

خاکسار:۔ مرزا غلام احمد از قادیان ۱۹ ردسمبر ۱۸۹۸ء)

ایسے ہی پینے کا سامان بھی بکثرت ہوگا۔ سیر چشم۔ ہم پایہ بیویاں انہیں ملیں گی۔ یہ وہ بدلہ ہے۔ جس کا وعدہ روز حساب کے لئے دیا جاتا ہے ہمارا یہ رزق بے پایاں ہوگا۔

یہ "مفتحۃ الابواب" والی جنت جس کی لاانتہا نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے وہی جنت ہے جس کے ایک دروازہ کا نام ریّان رکھا گیا ہے۔ جو قائمقام ہے۔ تمام دروازوں کا۔ اور یہ دروازہ روزہ دار کیلئے مخصوص ہے۔

مذکورہ بالا حدیث روزہ کے عمل کی اس ماہیّت پر واضح طور پر دلالت کرتی ہے۔ جو جامع اور کلی ماہیت ہے۔ اور جو کسی ایک عمل اور اس کے نتیجہ سے مخصوص نہیں۔ بلکہ تمام اعمال پر شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ میں خود روزہ دار کی جزا ہوتا ہوں۔

مختلف عبادات کے نام سے جو دروازوں کے نام رکھے گئے ہیں۔ اور جو فرمایا گیا ہے۔ من کان من اھل الصلوٰۃ ... اہل الجہاد... اھل الصدقۃ۔ اس کا یہ مفہوم نہیں کہ ان داخل ہونے والوں میں نماز یا جہاد یا صدقہ کے سوا اور نیکی نہیں ہوگی صرف ایک ایک نیکی رکھنے والے ہوں گے۔ بلکہ اس کے صرف یہ معنے ہیں کہ اور نیکیاں بھی ہیں۔ مگر کمزوری کی حالت میں ہیں کہ اسے جنت کا مستحق نہیں بناتیں۔ البتہ نماز یا جہاد یا صدقہ کی نیکی ایسی نمایاں اور غالب نیکی ہے کہ وہ اپنی عام کمزوریوں کے باوجود اپنی اس غالب نیکی کی وجہ سے جنت میں داخل ہونے کا مستحق ہوگا۔

فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ

یعنی جب رمضان آتا ہے۔ تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے اچھی طرح بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے۔ کہ صیام رمضان کا طریق جاری کر کے بدیوں سے بچنے اور روحانی ترقیوں کا اس طرح کا ایک جبری انتظام کیا گیا ہے جس طرح بعض یونیورسٹیوں کی طرف سے اساتذہ کے لئے Refreshing course یعنی ایسی تعلیمی جماعت کا انتظام کیا جاتا ہے جس میں ہر استاد کو خواہ بڑا ہو یا چھوٹا طریقہ تعلیم کے سبقوں کو تازہ کرنے کے لئے لازمی طور پر حاضر ہونا پڑتا ہے۔ یہ کورس ہفتہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے۔ اسی طرح اسلام کے احکام کے ماتحت یہ ایک ماہ عملی مشق کا کورس ہے۔

نماز میں مومن سال بھر ایاک نعبد ایاک نعبد کا اقرار کرتے ہوئے اپنے وجود کو خدا تعالیٰ کے حضور ڈالتا اور کہتا ہے۔ کہ میں اپنے سب وجود کے ساتھ تیرا ہوں۔ تیری مرضی کے مطابق میرا جینا اور مرنا ہوگا۔ اس اقرار کو عملی جامہ پہنانے کے لئے رمضان میں جبری مشق کا کورس مقرر کیا گیا ہے جس میں بندہ اپنا کھانا پینا۔ اور اپنی خواہشات نفسانی خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑتا ہے۔ روحانی منزل کو طے کرنے کے لئے یہ کیسا عجیب اور پیارا انتظام ہے۔ جس میں نفس امارہ کے بڑے بڑے دروازے حکماً بند کر دیئے جاتے ہیں۔ جن میں سے شیطان نفسانی خواہشوں کو ابھارنے کے لئے اس کے اندر راہ پاتا ہے اور انہیں بند کر کے آسمانی دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ تا اس طرح انسان حصول لقائے الٰہی کے طریقہ کا سبق اچھی طرح ذہن نشین کر لے۔ نفسانی خواہشیں ہی ہیں جو جہنم کے دروازے ہیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق کر دیا گویا دوسرے الفاظ میں شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دینا ہے۔

خاکسار محمد احمد ثاقب واقف زندگی

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جائے (ایڈیٹر)

معجزات

(۲) معجزات کی تفصیل

از مکرم مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل مبلغ سماٹرا

یہ ضروری نہیں کہ پیچھے آنیوالا نبی پہلے انبیاء کے سے معجزات دکھلائے۔ امام رازی فرماتے ہیں۔ ان نزول ھذا النار الاکلھا للقربانی معجزۃ فکانت ھی وسائر المعجزات علی السواد فلم یکن فی تعیین ھذہ المعجزت و تخصیصھا فائدۃ بل لمّا ظھرت المعجزۃ القاھرۃ علی ید محمد صلعم وجب القطع بنبوتہ سواء ظھرت ھذہ المعجزۃ اولم یظھر" (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۱۱) یعنے (یہود کیلئے) آگ کا اترنا اور ان کی قربانیوں کو کھا جانا ایک معجزہ تھا پس وہ اور دوسرے معجزے (معجزہ ہونے میں) برابر ہوئے اس لئے کفار کا یہ مطالبہ کہ وہی معجزہ دکھایا جائے مفید نہیں بلکہ جب ایک معجزہ "قاہرہ" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر ہو گیا۔ تو آپ کی سچائی کے متعلق یقین کرنا ضروری ہوا۔ خواہ وہی معجزہ ظاہر ہوا ہو یا نہ ظاہر ہوا ہو"۔

پس یہ حوالہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ

(۸) ضروری نہیں کہ پیچھے آنے والا نبی پہلے انبیاء کے معجزات دکھائے

(۹) اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ جو معجزہ مانگا جائے وہی دکھائے۔

(۱۰) انبیاء شعبدہ بازوں کی طرح ہر وقت معجزہ دکھانے کا اختیار نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وما کان لرسول ان یاتی بآیۃ الا باذن اللہ" (سورۃ الرعد آیت ۳۸) یعنی کسی رسول کے اختیار میں نہیں کہ وہ بغیر اجازت الٰہی کوئی معجزہ دکھا سکے۔

دوسری جگہ فرمایا۔ "قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ" "کہدے کہ نشان (اور معجزات) دکھانا اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔

امام رازی فرماتے ہیں: "ان الانبیاء والرسل بعثوا مبشرین ومنذرین ولا قدرۃ لھم علی اظھار الآیات وانزال المعجزات بل ذالک مفوض الی مشیئۃ اللہ و کلمتہ" (تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۴۷) یعنی انبیاء اور رسول نیک لوگوں کو خوشخبری دینے اور برے لوگوں کو عذاب سے ڈرانے کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ لیکن انہیں نشان دکھانے اور معجزات لانیکا کوئی اختیار نہیں ہوتا بلکہ یہ امر مشیئۃ الٰہی اور اس کے حکم سے تعلق رکھتا ہے"۔

یہ دلائل بتاتے ہیں کہ:۔

(۱۰) انبیاء اور مرسلین کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اختیار نہیں دیا جاتا کہ وہ جب چاہیں اور جیسا چاہیں۔ معجزے دکھا سکیں۔

(۱۱) وہ لوگ جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ جب بھی وہ چاہیں معجزہ دیکھ سکیں غلطی پر ہوتے ہیں۔

(ح) اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی معجزہ لاتا ہے اور انسان کے دل میں طبعاً یہ خواہش بھی ہوتی ہے۔ کہ وہ قدرت الٰہی کا کوئی کرشمہ (معجزہ) خود بھی دیکھے سو اس کے لئے پہلے علماء نے ایک طریق بیان کیا ہے۔

امام رازی فرماتے ہیں "ان کان لھم سؤال فطریقہ ان یقولوا یا ایھا المدعی لانکذبک ولا نصدقک لکنا نرید ان یبین اللہ لنا آیۃ تخلصنا من تصدیق المتنبی وتکذیب النبی ونعلم بھا کونک نبیا ونومن بک فعند ذالک ما کان یبعد من رحمۃ اللہ ان ینزل آیۃ" (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۹۹) اگر کفار معجزہ مانگنا چاہتے ہوں۔ تو اس کا طریق یہ ہے۔ کہ وہ کہیں "اے مدعی! ہم تیری تکذیب کرتے ہیں۔ اور نہ ہی تصدیق لیکن ہم چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے کوئی ایسا نشان ظاہر کرے جس کے ذریعہ ہم جھوٹے نبی کی تصدیق سے

بھیں اور سچے نبی کی تکذیب نہ کریں۔ اور ہمیں معلوم ہو جائے کہ تو سچا نبی ہے۔ اور تجھ پر ایمان لائیں" پھر خدا تعالےٰ کی رحمت سے کوئی بعید نہیں کہ وہ کوئی نشان (اور معجزہ) دکھا دے"۔

اس حوالہ سے ہمیں معلوم ہوا کہ:۔ (۱۲) کس طرح کوئی شخص معجزہ دیکھنے کی کسی مدعی نبوت سے درخواست کر سکتا ہے اور (۱۳) وہ لوگ جو پہلے تکذیب کرتے ہیں۔ اور پھر ازروئے نخوت و تکبر مدعی کو جھٹلانے یا اسے شرمندہ و ذلیل کرنے نیت سے معجزات دکھانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انہیں خدا تعالےٰ کی رحمت سے حصہ نہیں ملتا۔

(ط) یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جھوٹے نبی کو خدا تعالےٰ کوئی معجزہ عطا نہیں فرماتا۔ اس لئے اس سے معجزہ کا ظہور ممکن نہیں اگر جھوٹا نبی بھی معجزات دکھا سکے تو سچے اور جھوٹے نبی میں کچھ تمیز نہ ہو سکے مگر جو شخص الوہیۃ (خدائی) کا دعویدار ہو۔ اس کے ہاتھ پر کسی معجزہ کے ظہور کو جمہور علماء نے ممکن قرار دیا ہے۔ کیونکہ اگرچہ اس سے معجزات کا ظہور ہوگا مگر کوئی شخص اسے خدا ماننے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ بھلا انسان جو کھاتا پیتا۔ سوتا اور عوارض بشریہ کا محل ہے خدا ٹھہر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں پس چونکہ جھوٹے نبی سے معجزہ کا ظاہر ہونا اسے سچا ٹھہرائے گا۔ اور سچے انبیاء کی صداقت کو مشتبہ کر دے گا۔ اس لئے اس سے کوئی معجزہ ظاہر ہونا ممکن نہیں ہے مگر چونکہ انسان کا خدا ہونا ناممکن الوقوع ہے اس لئے اگر کوئی شخص خدائی کا دعویدار ہوتا ہوا کوئی معجزہ دکھا بھی دے تو اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں کوئی شک پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی اس دعویدار کو کوئی سچا مان سکتا ہے۔ امام رازی فرماتے ہیں:۔

المتکلمون قالوا انہ یصح من اللہ اظہار خوارق العادات علی ید من یدعی الالٰھیۃ لان صورۃ ھذا المدعی وشکلہ یدل علی کذبہ فلا یحصل التلبیس بسبب ظہور تلک الخوارق علی یدہ ولکن لا یجوز اظہارھا علی ید من یدعی النبوۃ (الکاذبۃ) لانہ یوجب التلبیس"

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۷۷ و جلد ۵ صفحہ ۴۶۳)

یعنے متکلمین نے کہا ہے کہ جائز ہے کہ خدا تعالےٰ کسی مدعی الوہیت کے ہاتھ پر معجزات دکھا دے۔ کیونکہ اس کی شکل و صورت ہی اس کے دعوے کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔ اس لئے اگر اس کے ہاتھ پر معجزات ظاہر بھی ہوں تو کسی کو کسی قسم کا خدا تعالےٰ کے متعلق شک پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن جھوٹے نبی کے ہاتھ پر ان معجزات کا اظہار جائز نہیں۔ کیونکہ وہ شک و شبہ کا باعث ہوتا ہے"۔

پھر ملا علی قاری فرماتے ہیں: واعلم ان ظہور خرق العادۃ بطریق الموافقۃ علی ید المتالّہ جائز دون المتنبی لان ظہورہ علی ید المتنبی یوجب انسداد باب معرفۃ النبی فاما ظہورہ علی ید المتالہ لا یوجب انسداد باب معرفۃ الالٰہ لان کل عاقل یعرف ان المدعی المشتمل علی دلالات الحدوث وسمات القصور لا یکون الٰہا وان رای عنہ الف خارق للعادۃ (شرح الفقہ الاکبر صفحہ ۶۵) یعنے جاننا چاہیئے کہ مدعی الوہیت کے ہاتھ سے تحدی کے مطابق معجزات کا ظہور جائز ہے۔ مگر جھوٹے نبی کے ہاتھ پر کسی معجزہ کا ظہور جائز نہیں۔ کیونکہ اگر جھوٹے نبی کے ہاتھ پر معجزات کا ظہور ہو تو سچے نبی کے پہچاننے کا طریق بند ہو جائے۔ اس کے مقابل اگر مدعی الوہیت کے ہاتھ پر کوئی معجزہ ظاہر ہو تو وہ الوہیت الٰہی کے پہچاننے میں روک نہیں بن سکتا۔ کیونکہ ہر ایک عقلمند انسان جانتا ہے کہ وہ انسان جو مختلف تغیرات کی آماجگاہ اور کئی کمزوریوں کا مجمع ہے۔ خدا نہیں بن سکتا خواہ اس سے ہزار معجزہ ظاہر ہوں۔ یہی مضمون (خازن جلد ۲ صفحہ ۸۴) پر درج ہے۔ ان دو حوالوں سے ثابت ہوا (۱۴) جھوٹا مدعی نبوت کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتا۔ اور (۱۵) مدعی الوہیت سے معجزہ کا ظہور جائز ہے۔

(ی) سب سے آخر میں یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ اگرچہ ایک سچا نبی معجزات دکھائے تو بھی ضروری نہیں کہ سب لوگ اس پر ایمان لے آئیں بلکہ کئی لوگ ہیں جو معجزات کا مشاہدہ کر کے بھی خدا کے نبیا سے عداوت رکھتے ہیں خدا تعالےٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ ولو اننا نزلنا الیھم الملٰئکۃ وکلمھم الموتٰی وحشرنا علیھم کل شیءٍ قبلا ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ ولکن اکثرھم یجھلون۔ (سورہ الانعام آیت ۱۱۱) ترجمہ:۔ اگر ان کے کہنے کے مطابق ہم ان پر فرشتے اتاریں۔ اور مردے ان سے باتیں کرنے لگیں۔ اور ان کی ساری منہ مانگی چیزیں ان کے سامنے ہم جمع بھی کر دیں تب بھی وہ ایمان لانے کے نہیں الا ما شاء اللہ۔ کیونکہ ان میں اکثر لوگ جاہل ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا۔ "وان یروا کل اٰیۃ لا یؤمنوا بھا"۔ (سورۃ الاعراف ۱۴۶ الانعام - ۲۵) ترجمہ:۔ اگر یہ کفار اپنے تمام مطلوبہ نشانات بھی دیکھ لیں تو بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے"۔ ان دو آیات نے گواہی دیدی کہ (۱۶) ضروری نہیں کہ نشانات دیکھ کر بھی کفار ایمان لائیں۔

اس مضمون کو اگر غور سے پڑھا جائے تو خدا تعالےٰ کے فضل سے مخالفین احمدیت کے کئی اعتراضات رفع دفع ہو سکتے ہیں *

خریدار احباب توجہ فرمائیں!

تین ہفتہ سے زائد عرصہ تک پوسٹمینوں کی ہڑتال کی وجہ سے دفتر الفضل میں آمد بالکل بند رہی ہے۔ نہ کوئی وی۔پی جا سکا اور نہ منی آرڈر آ سکا۔ روزمرہ کے اخراجات کو چلانے کے لئے سخت دقتیں پیش آئیں۔ اب کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہڑتال ختم ہو چکی ہے۔ خریدار احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ بلا توقف اخبار کی قیمت ارسال کر دیں۔ اور دفتر کی طرف سے وی۔پی کا انتظار نہ فرماویں۔ کیونکہ اسی طرح دفتر کو روپیہ پہنچنے میں اور تاخیر ہوگی۔ روپیہ فوری طور پر بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا جاوے۔ اور اس طرح دفتر کی شدید پریشانی اور تکلیف کو دور کیا جائے تاہم جو احباب رقم ارسال نہ فرمائیں گے۔ اور نہ ہی کوئی اطلاع دیں گے ایک ہفتہ تک انتظار کے بعد ان کے نام وی۔پی ارسال کر دیئے جائیں گے جنہیں وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔

(خاکسار مینیجر الفضل)

ضروری اعلان برائے روانگی چندہ

اب چونکہ محکمہ ڈاک کی ہڑتال ختم ہو گئی ہے اور منی آرڈر اور بیمہ جات کھل چکے ہیں۔ اس لئے احباب جماعت اور مقامی جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ جو مرکزی چندے اور دیگر رقمیں ہڑتال کی وجہ سے رکی ہوئی تھیں وہ اب فوراً مرکز میں بھیج دی جائیں۔ تاکہ مرکز کے کاموں میں کسی قسم کا حرج واقعہ نہ ہو۔ انسپکٹران بیت المال کو بھی چاہیئے کہ جس جس جماعت میں جائیں وہاں کا چندہ وغیرہ فوراً مرکز میں بھجوانے کی کوشش کریں۔

ناظر بیت المال

جماعتیں خاموش کیوں ہیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ نے مارچ ۱۹۴۶ء میں یہ تحریک فرمائی تھی کہ ہر بالغ احمدی سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد کرے۔ اور جماعتیں بھی یہ عہد کریں کہ سال میں اپنی موجودہ تعداد کے برابر احمدی بنائیں گی۔ اس تحریک پر ۵ ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے بار بار جماعتوں کو توجہ بھی دلائی جا چکی ہے کہ احباب سے بیعت کے وعدے لے کر بھجوائے جائیں۔ لیکن ابھی تک صرف ۲۱۹ جماعتوں کے ۳۵۸۶ افراد کے وعدے وصول ہوئے ہیں

بیعت کرانے میں اول رہنے والوں کیلئے انعام

محترم میاں اکبر علی صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائیٹیز باغبانپورہ حال دارالرحمت قادیان نے مبلغ پچاس روپے دفتر ہذا میں بھجوائے تھے۔ کہ ضلع لاہور اور ضلع گورداسپور کے دو ایسے احمدی دوستوں کو جو ایک سہ ماہی میں دوسرے افراد کے مقابلہ میں بیعتیں کرانے کے لحاظ سے اول آئیں پچیس پچیس روپیہ نقد بطور انعام دیئے جائیں۔ اس بارہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے استصواب کیا گیا۔ تو حضور نے نقدی کی صورت میں انعام دینے کو ناجائز قرار دے کر اس سے روک دیا۔ اور اس کی بجائے یہ صورت پسند فرمائی۔ کہ اول رہنے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں انعام کے طور پر دی جائیں:۔

سو ضلع گورداسپور اور ضلع لاہور کے احمدی احباب اس دینی مسابقت میں حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ بیعتیں کرانے کی کوشش کریں۔ اگست تا اکتوبر کی سہ ماہی میں ان اضلاع میں جو دوست سب سے زیادہ بیعتیں کرائیں گے۔ بشرطیکہ ان کی بیعتوں کی تعداد دس کسی سے کم نہ ہو۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے پچیس پچیس روپیہ کی کتابیں انعام کے طور پر دی جائیں گی۔ (انچارج دفتر بیعت)

سپاس تعزیت میرے لڑکے ڈاکٹر عزیز احمد مرحوم کے انتقال پر دوستوں اور احباب کی طرف سے ہمدردی اور تعزیت کے کثرت سے خطوط اور تاریں آئی ہیں چونکہ میں ان سب کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز درخواست کرتا ہوں۔ کہ احباب عزیز مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

عـ۹۵۷۳ منکہ برکت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن تھوپور ڈاکخانہ میانی افغاناں ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶-۶-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد ایک صد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میرے زیورات عدد ڈنڈی طلائی وزنی ۲ تولہ جن کی موجودہ قیمت نرخ کے مطابق مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ادا کروں گی میرے مرنے کے بعد اگر اس کے علاوہ کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ برکت بی بی موصیہ گواہ شد محمد عبداللہ خاوند موصیہ گواہ شد۔ مرزا محمد حسین جہلمی مسیح دارالرحمت قادیان

عـ۹۵۰۲ منکہ نواب بی بی زوجہ اللہ بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۳۷ سال پیدائشی احمدی ساکن پھیرو چیچی ڈاکخانہ گھوڑیواہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد تین صد روپیہ مہر مؤجل نقد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ نواب بی بی موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ اللہ بخش بقلم خود گواہ شد۔ اکبر علی گواہ شد۔ سلطان علی۔

عـ۹۴۶۷ منکہ قادر بخش ولد علی گوہر صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن لگھا (؟) ڈاکخانہ بھلیوڑہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۶-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے زمین اراضی ۵ گھماؤں اور گیارہ سو روپیہ کی گروی لی ہوئی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد قادر بخش موصی نشان انگوٹھا گواہ شد فتح علی پسر موصی گواہ شد علی محمد اصحابی

نمبر ۹۳۴۳: منکہ حسن محمد ولد چوہدری میراں بخش صاحب قوم جٹ ملاح پیشہ زمینداری عمر پچاس سال ساکن میانی ڈوگر ڈاکخانہ داؤد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۴-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اراضی تعدادی ۲۰ کنال بلاشراکت غیرے آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی مکان کی کوئی قیمت نہیں ہے کیونکہ بدبوداہ کی جگہ ہے۔

العبد حسن محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد۔ سردار علی بقلم خود

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جا سکتی ہیں۔ نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا ہے۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی ۷/- روپے علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ہمدرد نسواں (دائی کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق قادیان سے طلب فرمائیں۔ جس میں مشک درجہ اول ایرانی زعفران وغیرہ بیش قیمت اجزاء شامل ہیں قیمت مکمل کورس عـ۲ اور فی تولہ عـ

ایک عظیم الشان تبلیغی سکیم

بفضل خدا ہمارے تبلیغی مشن یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ وغیرہ ممالک میں قائم ہیں انکو انگریزی تبلیغی لٹریچر کی سخت ضرورت ہے۔ ان کے اس کام میں مدد کرنے کے لئے اگر ہمارے احباب ہمکو صرف تین روپیہ روانہ کریں گے۔ تو ہم دس تبلیغی کتابوں کا رعایتی قیمت کا سیٹ جس مشن کو وہ چاہیں بذریعہ رجسٹرڈ روانہ کرینگے اس طرح ہمارے احباب کیطرف سے مشن کو تبلیغ کے کام میں سہولت ہوگی اور ان کو تمام جہان میں تبلیغ کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔ اس کے علاوہ وہ جو احباب اس تبلیغی سکیم میں حصہ لیں گے۔ انکے نام کی ایک فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں ہمراہ لیٔے دعا ارسال کیجائیگی انشاءاللہ تعالیٰ۔ عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

داخلہ

ڈگری طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

کالج میں نئے طلباء کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۴۶ء سے شروع ہوگا۔ درخواست داخلہ ۱۵ اگست ۱۹۴۶ء تک پرنسپل طبیہ کالج علیگڑھ کے دفتر میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اور مقررہ تاریخ پر امیدوار کو مع سرٹیفکیٹ وغیرہ کے طبیہ کالج علیگڑھ میں حاضر ہونا چاہیئے مطبوعہ قواعد داخلہ پرنسپل طبیہ کالج علیگڑھ کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ جس کے اخیر میں درخواست داخلہ کا مطبوعہ فارم منسلک ہے

عطاء اللہ بٹ پرنسپل ڈگری طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

هو الشافی

دردِ دندان کی انمول دوا دانتوں کے درد کیلئے اکسیر

روتا آئے اور ہنستا جائے

جو اصحاب دانتوں کے شدید درد میں مبتلا ہوں اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو۔ تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ روز تک ہمارے پاس بطور آزمائش تشریف لا کر تسلی فرما سکتے ہیں۔ بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت دو روپیہ ہے خرید کر خود استعمال کر سکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں بیرون اصحاب خرچ پیکنگ اور ڈاک کے ذمہ دار ہوں گے پہلی ہی دفعہ لگانے سے فوراً درد جاتا رہتا ہے

ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی ممتحن چشم الحکم سٹریٹ قادیان

تین ماہ میں اٹھرا کا علاج

پڑھیے اور فائدہ اٹھائیے

یہ وہ مرض ہے جس کو ہر فرد بشر جانتا ہے جس کا علاج طبیب کم سے کم سال بھر میں کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگ سید بزرگ شاہ صاحب لاہوری جو کہ اپنے وقت کے بڑے طبیب تھیں استاد مانے جاتے تھے۔ انکی اینٹی ما کا نسخہ علاج مشہور تھا سو ہمارے بزرگوں کا یہ نسخہ صدری چلا آ رہا ہے اور قریباً سو برس کا تجربہ شدہ نسخہ ہی منگوا کر آزمایئے اور فائدہ اٹھایئے۔ قیمت تین ماہ مکمل کورس ۹ روپے بلا محصولڈاک کم حکیم حاذق سید ہر علی شاہ مالک دواخانہ فاروقی قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واردھا ۱۰ اگست۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے سکھوں کے نمائندوں سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے۔ کانگرس نے یہ کہا ہے۔ کہ سکھ وزارتی سکیم کے متعلق کانگرس کے رویہ کی پوری پوری حمایت کریں۔ اور دستور ساز اسمبلی میں شامل ہو جائیں۔ سکھ وفد کے لیڈر کرنل زنجن سنگھ گل نے ایک بیان میں اُمید ظاہر کی ہے۔ کہ سکھ دستور ساز اسمبلی میں شامل ہو جائینگے

واردھا ۹ اگست معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے بعض ممبر چاہتے ہیں کہ کمیٹی اپنے رویہ کی مزید وضاحت کرے تاکہ بعض حلقوں کے شکوک دور ہو سکیں۔ آج وائسرائے کی طرف سے پنڈت نہرو صدر کانگرس کے نام ایک مکتوب موصول ہوا ہے جسکے مضمون کا تاحال علم نہیں ہو سکا۔

دہلی ۹ اگست۔ مقامی طلباء نے ۹ اگست کا دن منانے کے لئے جلوس نکالا۔ جسے منتشر کرنے کے لئے پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور اشک آور گیس بھی استعمال کی۔ چند طلباء مجروح ہو گئے۔ پولیس نے ۲۰ طلباء کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن میں چھ لڑکیاں بھی شامل ہیں۔

پشاور ۹ اگست۔ صوبہ سرحد کے لئے ایک علیحدہ یونیورسٹی بنانے کی تجویز ان دنوں زیر غور ہے۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو اکتوبر میں کام شروع کرے گی۔

نئی دہلی ۹ اگست۔ حکومت ہند نے ڈاکٹری اعلےٰ تعلیم دلانے کے لئے ہندوستان کے مختلف صوبوں سے ۴۳ امیدوار منتخب کئے ہیں۔ جن میں سے آٹھ لڑکیاں ہیں۔

لاہور ۹ اگست۔ کل یہاں چالیس اشخاص کو جن میں بعض کمیونسٹ بھی ہیں گرفتار کیا گیا کیونکہ وہ جلوس نکالنا چاہتے تھے۔ حکومت نے گو اب جلسے منعقد کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ لیکن جلوس نکالنے اور اسلحہ لے کر چلنے کی ممانعت بدستور ہے:۔

لکھنؤ ۹ اگست۔ یو۔پی اسمبلی نے زمینداری سسٹم کو منسوخ کرنے کا بل منظور کر لیا ہے۔

پٹنہ ۹ اگست۔ دریائے گنگا میں طغیانی کی وجہ سے جو خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اب وہ بڑی حد تک دور ہو گیا ہے۔ دریا کا پانی سات انچ اُتر گیا ہے۔

دہلی ۸ اگست۔ حکومت ہند نے آل انڈیا ٹیلی گراف یونین۔ آل انڈیا پوسٹل اینڈ آر ایم یونین کی بنگال اور آسام کی شاخوں کو نیز انڈین پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف یونین کو تسلیم کرنے سے اس بناء پر انکار کر دیا ہے کہ انہوں نے خلاف قانون ہڑتال میں حصہ لیا ہے۔ گورنمنٹ نے پہلے ان یونینوں کو عارضی طور پر تسلیم کیا ہوا تھا۔

نئی دہلی ۸ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سینے والے دھاگے کا کوئی مینو فیکچرر بلا اجازت دھاگہ مینوفیکچر فروخت یا ڈلیور نہیں کر سکتا۔

لنڈن ۸ اگست۔ ہندوستان کے خوراک کمیشن کے صدر نے بتایا۔ کہ نومبر میں ہندوستان کے پاس صرف ایک ہفتے کی خوراک باقی رہ جائے گی۔ اس خطرہ کے پیش نظر ارجنٹائن سے تین لاکھ ٹن مکئی خریدی گئی ہے۔ لیکن وہ بھی نامعلوم وجوہ کی بناء پر رُوکی پڑی ہے۔

لاہور ۸ اگست حکومت پنجاب نے یکم ستمبر سے لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی پر قبضہ کر لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور ۸ اگست۔ سونا ۹۸/۸/- چاندی ۱۶۶/-/- پونڈ ۶۸/-/- امرتسر سونا ۹۹/-/-

لائلپور ۸ اگست گندم ۹/۱۴/- فادم ۹/۱۰/- ڈرٹی ۹/-/- شکر ۲۱/-/- تا ۲۲/-/- گڑ ۲۳/-/- تا ۲۶/-/- گھی دیسی ۱۸۶/-/-

کراچی ۸ اگست۔ سندھ اور کوئٹہ میں زبردست بارش ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے سندھ اور کوئٹہ ریلوے لائن کئی جگہ سے کٹ گئی۔ اور ریلوے ٹریفک کو روکنا پڑا ہے۔

لاہور ۸ اگست۔ آج مرزا ابوسعید صاحب مرحوم ریلوے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے مقدمہ قتل کی سماعت ہوئی۔ چار گواہوں میں سے دو سکھ گواہ پبلک پراسیکوٹر کی درخواست پر منحرف قرار دئیے گئے

پیرس ۹ اگست۔ ملک خضر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے پیرس میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان امن کانفرنس کے ذریعہ سے دنیا بھر میں مستقل امن چاہتا ہے وہ تیسری جنگ کے لئے سامان مہیا کرنا نہیں چاہتا۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ ہندوستان کو مختلف ممالک سے آزادانہ طور پر تجارت کرنے کے مواقع مہیا کئے جائیں۔ اور اس کے ساتھ مساوات کا برتاؤ کیا جائے۔

قاہرہ ۹ اگست مصر کے بادشاہ فاروق نے آج قاہرہ کے قلعہ پر مصری جھنڈا لہرایا۔ گذشتہ ماہ یہ قلعہ برطانیہ نے مصر کے حوالہ کیا تھا۔

حیفہ ۹ اگست عرب ہائر کمیٹی کے ایک ذمہ دار رکن نے بتایا۔ کہ سات عرب ممالک میں سے چھ نے فلسطین کو تقسیم کرنے کی تجویز منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

انقرہ ۸ اگست مسٹر سراج اوغلو کی حکومت کے مستعفی ہو جانے کے بعد مسٹر رجب پیکر نے حکومت کی باگ ڈور سنبھال لی ہے۔ آپ کی وزارت بین الاقوامی امور میں حکومت برطانیہ سے تعاون کرے گی

نانکنگ ۸ اگست صدر کرُومین نے یہ حکم جاری کر دیا ہے۔ کہ چین سے امریکی فوجوں کے اخراج کی تیاریاں شروع کر دی جائیں۔